www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

شیخ عبدالغفار اثرؔ ۔ ایم اے (امرتسری) لاہور

پاکستان کا موجودہ فرسودہ نظامِ تعلیم

قوموں کے عروج و زوال کے سلسلہ میں اس امر سے زیادہ واضح تر کوئی حقیقتِ کبریٰ نہیں کہ علم و دانش اور ادب و حکمت کے بغیر انسانیتِ عظمیٰ کبھی سربلند اور سرفراز نہیں ہو سکتی اور پھر مسلمان قوم جس کا مزاج اور جس کا اوڑھنا بچھونا، چلنا پھرنا، اٹھنا بیٹھنا، پڑھنا پھولنا حتیٰ کہ جینے اور مرنے کا مرکز و محور علم ہی ہے۔

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی اقرأ یعنی پڑھائی کے امرِ الٰہی سے شروع ہوئی اور آخری وحی دین کی تکمیل کی خوشخبری پر منتج ہوئی۔ اور یہ دین کیا ہے؟ مذہبیت خداشناسی، اور انسانی زندگی کے گذارنے کے "علم" ہی کا دوسرا نام ہے۔

علم کبھی صفحۂ قرطاس پر نظر کے ذریعہ منتقل ہوتا ہے کبھی صوت و الفاظ سے سماعت کے ذریعہ قلبِ انسانی تک پہنچایا جاتا ہے۔ چنانچہ نومولود بچہ کے اس دنیا میں وارد ہونے کے بعد سب سے پہلے جو سلوک کیا جاتا ہے وہ یہ کہ اس کے کان میں اذان اور تکبیر کے مقدس الفاظ گونجتے ہیں۔ اسی طرح مرتے ہوئے انسان کو جن آخری معلومات کی یاددہانی کرائی جاتی ہے وہ کلمہ طیبہ ہے۔ اسی لیے حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

اُطلبوا العلم من المھد الی اللحد

کسی نے اسی حدیثِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہایت سادے الفاظ میں یوں قلمبند کیا ہے ۔

تم مہد سے لحد تک علم کے طالب رہنا

واہ! کیا خوب ہے فرمانِ رسولِ عربی ؐ

تاریخِ عالم گواہ ہے کہ جاہل، ان پڑھ، خدا ناشناس اور بے علم قوموں نے کبھی ترقی نہیں کی۔ اور

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

انسانی معراج پا نہ سکیں۔ بلکہ صفحۂ ہستی سے ان کا نام و نشان تک مٹا دیا گیا۔

لیکن اس حقیقت کے اظہار سے قلب و جگر شق ہوئے جاتے ہیں کہ آج وطنِ عزیز کو نقشۂ عالم پر دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت کے نام سے ابھرے پورے تیئیس ۲۳ سال کا طویل عرصہ گذر چکا ہے۔ لیکن اس ربع صدی میں قوم اس سے زیادہ جاہل ہے جبکہ ابھی غلام تھی۔ اور وہی تعلیم رائج ہے جو انگریز اپنے ذہنی غلام اور پست ہمت کلرک پیدا کرنے کے لیے نافذ کر گیا تھا۔

میں کہتا ہوں جاہل اور ان پڑھ ہونا بھی بعض ناگزیر حالات میں گوارا ہو سکتا ہے۔ لیکن گندہ، کفر ساز اور اسلام دشمن علم کبھی گوارا نہیں کیا جا سکتا۔ افسوس کہ ہم مدت سے اسی زہر ہلاہل کو پی رہے ہیں۔

ع آنچہ ما کردیم با خود ہیچ نابینا نہ کرد

آنے والی نسل اور تاریخ کا طالب علم ان بد قماش، اسلام دشمن، ملت کُش اور قاتلانِ امتِ مسلمہ اور دشمنانِ ملتِ پاکستانیہ کو کبھی معاف نہیں کر سکتا جنھوں نے ہماری قیادت، ہماری سربراہی اور رہبری و رہنمائی کے پردے میں رہزنی کے فرائض سرانجام دیے۔ وزارتوں کے لیے محلاتی سازشوں اور ذلیل جوڑ توڑ میں لگے رہے اور پاکستان کے بارہ کروڑ مسلمانوں اور ملک و ملت کی فلاح و اصلاح کو قطعاً فراموش کر دیا اور ہمیں ان تینوں عظمتوں سے محروم رکھا جو قوموں کی سربلندی کے لیے ریڑھ کی ہڈی ہیں۔

(۱) — علم

(۲) — دستور و آئین

(۳) — قومی زبان

ہم آج آزادی کی ربع صدی کے بعد انگریز کے پہلے سے زیادہ ذہنی غلام ہیں۔ پہلے سے زیادہ دین سے ناواقف۔ قرآن سے نفور۔ خدا و رسول کی عظمت کے پہلے سے زیادہ ناشناس اور نابلد ہیں۔ اسلامی بلکہ انسانی اخلاق رخصت ہو گیا ہے۔ ملک کا معاشرہ ذلیل جرائم کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ ہمدردی۔ اخوت۔ فرض شناسی اور خدمتِ خلق کا جذبہ سرد پڑ چکا ہے۔ معاشرہ کا ہر فرد دولت کا پجاری۔ مادیات کا طالب۔ آسائش کا خوگر۔ عیش و عشرت کا دلدادہ اور دوسروں کا حق مارنے اور حق کھانے کا عادی ہو چکا ہے۔ ہماری نوجوان پود

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

جو سکولوں کالجوں سے فارغ ہو کر معاشرہ میں شامل ہوئی ہے یا زیرِ تعلیم ہے۔ انتہائی گستاخ، فرض ناشناس سینما کی عادی، فحاشی کی رسیا اور بے راہ روی کا منبع و مخرج بن چکی ہے۔ یہ سب اسی ذلیل، بے معنی، لغو اور لچر تعلیم کے برگ و بار ہیں جس میں نیکی، اصلاح، اخلاق، دین، مذہب کے سوا باقی سب کچھ ہے۔ اب یہی نوخیز نسل ملک میں اودھم مچانے کے لیے پر تول رہی ہے۔ خدا اور رسول کو دقیانوس، اسلام کو کہنہ، دین کو نامکمل اور قرآن کو فرسودہ قرار دے رہی ہے۔ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور خلافتِ راشدہ کی بجائے لینن، مارکس اور ماؤ ماؤ کے نظریات کی زیادہ شائق اور دلدادہ ہے جس کی نظریں مکہ و مدینہ کی بجائے ماسکو اور چین کی طرف اٹھ رہی ہیں اور قدیم مغربی تعلیم یافتہ طبقہ یورپ زدگی کا ذہنی مریض اور تہذیبِ افرنگ کا غلام بے دام بنا پھرتا ہے اگر کچھ کمیابی و نایابی ہے تو غلامانِ محمدؐ کی ہے۔ حاملانِ قرآن کی ہے اور دلدادگانِ دینِ مبین کی ہے اور بس۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیوں؟

جَو بونے پر گندم نہیں کاٹتے۔ یہی اصولِ فطرت ہے۔ ہم نے اب تک جس قسم کی تعلیم کو اپنایا اس کے برگ و بار اور ثمرات تو یہی ہو سکتے تھے۔ جرائم۔ ہڑتالیں۔ بے حیائی۔ گھیراؤ۔ دھونس اور دھاندلی۔ ہماری موجودہ تعلیم نے ہمیں یہی کچھ عطا کیا ہے اور ہم نے اسے لعلِ گراں مایہ سمجھ کر قبول کر لیا ہے۔ اپنی تہذیب بھول گئے دوسروں کی نقالی کو فن کمال تک پہنچایا۔ اپنے جواہر پاروں کو خزف ریزے سمجھ کر چھوڑ دیا اور بے قیمت پتھروں کو درِّ شہوار سمجھا۔

پاکستان میں تعلیم۔ ضابطہ تعلیم۔ اصول تعلیم۔ طریق تعلیم۔ اصل تعلیم اور حصولِ تعلیم کے ساتھ جو جو مظالم روا رکھے گئے وہ ایک داستانِ خونچکاں بھی ہے اور افسانۂ دراز بھی۔

افسوس کہ ہمارے ملک کی زمام کار ان لوگوں کے ہاتھ آئی جنہوں نے انگریزی اور انگریزیت کے سوا کچھ نہ پڑھا نہ کچھ جانا۔ انہوں نے عافیت اسی میں سمجھی کہ پہلے ہی نظامِ تعلیم بلکہ اس سے بدتر نصاب کو بہ جبر ملک میں جاری رکھیں۔ یہاں تک سازش کی گئی کہ علم کو صرف اعلیٰ ملازمین اور امراء و وزراء کے بچوں تک محدود کر دیا جائے اور غرباء کے لیے علم کے دروازے چند در چند مشکلات و قیود پیدا کر کے ہمیشہ کے لیے بند کر دیے

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

جائیں چنانچہ دورِ ایوبی میں جدید صحیفہ "تعلیم" اسی بات کا غماز اور اسی جذبہ کا عکاس تھا جو بری طرح ناکام ہو کر اپنی موت آپ مرگیا۔ یہ صحیح علم سے محرومی ایک عظیم سازش اور ملتِ اسلامیہ سے عظیم دھوکہ وہی کا عمل مسلسل ہے جو آج تک بلا روک ٹوک جاری ہے۔ اور معلوم نہیں کب تک جاری رہے۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ اکثر و بیشتر دانشوروں اور فہمیدہ لوگوں کی زبانوں سے احتجاج ہوتا رہا۔ لیکن بس یہاں تک کسی نے تقریری رونا رو لیا اور کسی نے کچھ مضمون لکھ کر جگر کے پھپھولے پھوڑ لیے۔ نتیجہ صفر رہا۔

یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ ملک میں علمی استعداد روز بروز کم ہوتی جارہی ہے۔ ملک رو بہ تنزل ہو گیا ہے۔ یورپین تہذیب اسلامی تمدن پر غالب آچکی ہے۔ لکھو کھا مسلمان عیسائیت کی گود میں جا چکے ہیں۔ عیسائی مشنری اداروں نے عظیم مقبولیت حاصل کر کے مسلم شاہین بچوں کو اسلام کا دشمن بنا دیا ہے۔

ہماری تعلیم کے نصاب میں انگریزی لازمی ہے۔ ہومر۔ داخل۔ شیلے اور شکسپیئر کا کلام بلاغت نظام پڑھنا تو لازمی ہے لیکن اسلامیات عارضی، معمولی اور اختیاری ہے۔ دوسری طرف قرآنی تعلیم تو سرے سے غائب ہے۔

ہماری یونیورسٹیوں میں مخلوط تعلیم سے فحاشی کے سینکڑے نئے باب اور رومان کے ان گنت عملی افسانوں نے جنم لیا ہے۔ ہماری بچیاں نماز۔ روزہ۔ قرآن۔ تربیتِ اولاد۔ حقوق و فرائض امورِ خانہ داری اور اسلام کی روایتی حیاداری کی بجائے شمعِ محفل بن رہی ہیں اور عجیب و غریب چست لباس پہن کر ایک نئی مادر پدر آزاد مخلوق بن جانے پر مچل رہی ہیں۔ یہ سب ہماری تعلیمِ حاضر کے تحفے ہیں۔

میں پاکستان کے غیور مسلمانوں سے پوچھتا ہوں کیا پاکستان اسی لیے حاصل کیا گیا تھا؟ کیا لکھو کھا جانوں کی قربانی اسی لیے پیش کی گئی تھی؟ کیا ان گنت عصمت کے آبگینے اسی لیے ٹوٹے کہ اسلامی تعلیم کی جگہ شیطانی تعلیم کو رائج کیا جائے؟ ہماری گذشتہ دو سو سالہ تحریکِ آزادی۔ ہزار ہا علمائے حریت کی قربانیاں سعیِ استخلاصِ وطن کے ذیل میں خونابہ فشانیاں۔ ہمارا ترکِ وطن اور ترکِ املاک اسی لیے تھا کہ مسلم شاہین بچوں کو جہاد فی سبیل اللہ کی جگہ کالجوں اور سکولوں میں سینما بینی، فحاشی، عریانی۔ بدمعاشی اور اسلام دشمنی کا سبق دیا جائے!!

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کاش کہ میرے پاس کوئی آلۂ نشر الصوت ہوتا تو میں اپنے وطنِ عزیز کے کوہ و دمن اور میدانوں کہساروں میں چیخ چیخ کر کہتا۔ اے لوگو خدا کے لیے سنبھلو! نوجوان نسل کو موجودہ تعلیم سے بچاؤ۔ یہ عفریت یہ زہرِ ہلاہل۔ یہ تباہی و بربادی اور ابدی حرماں نصیبی۔ بدقسمتی اور ذلت و ادبار کی پیغامبر اور تمہاری قومیت کی نسل کشی چمنِ مصطفوی کے لیے بادِ صرصر ہے۔ تم ابدی موت کی طرف سرپٹ دوڑے جا رہے ہو۔ کشتی بے ناخدا ابھی چٹانوں سے ٹکرائی کہ ٹکرائی۔ اگر کچھ مداوا ہو سکتا ہے تو کر لو۔ ورنہ پھر اس قیامت صغریٰ و کبریٰ کا ظہور ہو گا جس کے بعد ایک عالمگیر تباہی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

جاگو دگرنہ حشر نہ ہو گا پھر کبھی!
دوڑو! زمانہ چال قیامت کی چل گیا!

جواہر پارے

۱۔ من اللہ فاسئل کل امر ترید ہ فما یملک الانسان نفعا و لا ضرا

جس کام کا بھی تو ارادہ کرے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا کر کیونکہ انسان کے قبضے میں نفع پہنچانا ہے نہ ضرر

۲۔ و لا تتواضع للولاۃ فانھم من الکبر فی حال تموج بھم سکرا

حکام کے ساتھ تواضع اور انکساری سے مت پیش آ کیونکہ وہ کبر و نخوت کے نشے میں مست ہوتے ہیں

۳۔ و ایاک ان ترضی بتقبیل راحۃ فقد قیل عنھا انھا السجدۃ الصغریٰ

ان کی دست بوسی سے خوش مت ہو کیونکہ اسی کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ چھوٹا سجدہ ہے۔

(ابن جبیل)

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ